مولانا محمد عارف سنبھلی ندوی

مقالۂ خصوصی

مرزا غلام احمد قادیانی اپنے عقیدہ اور کیریکٹر کے آئینہ میں

بلاشبہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی نسبت نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا تھا لیکن یہ واقعہ کافی بعد میں پیش آیا تھا، اس دعوے سے پہلے ساری اُمت کی طرح مرزا صاحب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یعنی سب سے آخری نبی جانتے اور اپنے اس عقیدہ کا اعلان بھی کیا کرتے تھے، مثلاً قرآن شریف کی وہ آیت جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ارشاد فرمایا گیا ہے، درج کرنے کے بعد مرزا صاحب نے لکھا تھا کہ :۔

"یہ آیت بھی صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔"

ازالۂ اوہام حصہ دوم ص ۲۵۲
مطبوعہ بار پنجم ستمبر ۱۹۲۹ء

اور دوسری کتاب میں لکھا تھا کہ :۔

"چونکہ ہمارے سید و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور بعد آنحضرت صلعم کوئی نبی نہیں آسکتا، اس لئے اس شریعت میں نبی کے قائم مقام محدّث[1] رکھے گئے ہیں۔"

(شہادۃ القرآن ص ۲۸)

بہرحال یہ تھا پہلے دور میں مرزا صاحب کا عقیدہ و اعلان حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کے بارے میں۔

اور خود اپنی بابت اُس وقت ان کا اعلان یہ تھا کہ :۔

مَا كَانَ لِي أَنْ أَدَّعِيَ النُّبُوَّةَ وَأَخْرُجَ   میرے لئے یہ ممکن نہیں کہ نبوت کا دعویٰ

---

[1] نوٹ: شریعت میں محدّث ان کو کہا گیا ہے جو نبی تو نہیں ہوتے لیکن ان کو بکثرت الہام ہوا کرتے ہیں۔

مِنَ الْإِسْلَامِ وَأَلْحَقَ بِقَوْمٍ كَافِرِيْن۔ کروں اور اسلام سے نکل کر کافروں میں

(حمامۃ البشریٰ ص۷) شامل ہو جاؤں۔

کون کہہ سکتا تھا کہ یہی مرزا صاحب جو آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی آخر الزماں ہونے کے اعلان پر اعلان کر رہے ہیں اور اپنے متعلق کہہ رہے ہیں کہ میرے لئے نبوت کا دعویٰ ممکن نہیں کیونکہ میں نبوت کا دعویٰ کروں گا تو کافر ہو جاؤں گا یہی آئندہ چل کر اپنی نسبت نبی اور رسول ہونے کا اعلان کر دیں گے، لیکن کچھ زیادہ مدّت نہ گذری تھی کہ مرزا صاحب اپنے تمام قول و قرار کو پوری طرح فراموش کر کے میدان میں اتر پڑے یعنی انھوں نے اپنی بابت نبی اور رسول ہونے کے اعلان پر اعلان کرنا شروع کر دیئے، اب وہ کہہ رہے تھے کہ:۔

۱۔ "سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (دافع البلاء ص۱۱)

نیز مرزا جی کے لڑکے بشیر الدین محمود احمد نے اپنی کتاب "حقیقۃ النبوۃ" میں مرزا صاحب کا یہ قول نقل کیا ہے کہ:۔

۲۔ "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔" (حقیقۃ النبوۃ ص۲۱۳)

۳۔ اور ایک اشتہار پر انگریزی کے ان الفاظ میں مرزا صاحب نے دستخط کئے

THE PROPHET MIRZA GHULAM AHMAD.

"یعنی النبی مرزا غلام احمد۔" (حقیقۃ النبوۃ ص۲۰۹)

مرزا صاحب نے پہلے خود کہا تھا کہ "میرے لئے یہ ممکن نہیں کہ نبوت کا دعویٰ کروں اور اسلام سے نکل کر کافروں میں شامل ہو جاؤں"، مگر افسوس کہ بعد میں انھوں نے نبوت کا دعویٰ کیا اور بہ اقرارِ خود وہ اسلام سے نکل کر کافروں میں شامل ہو گئے۔

نبی بننے کی عجیب اور انوکھی تدبیر

وہ بالکل انوکھی اور نرالی تدبیر جو مسیح اور نبی بننے کی مرزا صاحب کو سوجھی تھی اسے خود مرزا صاحب نے حسب ذیل الفاظ میں تحریر کیا ہے:۔

"خدا نے براہین احمدیہ حصص سابقہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا اور جو آیتیں قرآن شریف کی پیشین گوئی کے طور پر حضرت عیسیٰ کی طرف منسوب تھیں وہ سب آیتیں میری طرف منسوب کر دیں۔" (براہین احمدیہ جلد ۵ ص۸۵)

ملاحظہ فرمائیے، کتنی آسانی سے مرزا صاحب بیٹھے بٹھائے عیسیٰ اور نبی بن گئے، اس طرح کہ بقول مرزا صاحب وہ قرآنی آیات جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کی پیشین گوئی فرمائی گئی تھی، اب وہ سب کی سب آیتیں اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کے بجائے میری طرف منسوب کر دیں، لاحول ولا قوۃ الا باللہ، کہاں منصبِ نبوت کی بلندیاں، اور کہاں یہ واہیات اور جاہلانہ بکواس؟ کیا اس کی بھی علمی تردید کی ضرورت ہے؟؟

یہاں برسبیل تذکرہ اس طرف بھی اشارہ کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے اپنی اس جاہلانہ تحریر میں اس کا اقرار تو کر ہی لیا کہ قرآن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کی پیشین گوئی فرمائی گئی ہے، اور وہ بھی ایک آیت میں نہیں بلکہ بہت سی آیتوں میں، اب اگر خود مرزا صاحب اپنی دیگر تحریروں میں اور قادیانی فرقہ کے لوگ اپنی کتابوں اور رسالوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بابت یہ لکھتے ہیں کہ قرآن میں دوبارہ دنیا میں اُن کے آنے کی خبر نہیں دی گئی ہے تو مرزا صاحب کا مذکورۂ بالا بیان ہی اُن کی تکذیب و تردید کے لئے بالکل کافی ہوگا ـــــ قادیانیت کا علمی مطالعہ کرنے والے حضرات اس کو ملحوظ رکھیں۔

ایک اور عجیب و غریب افتراء

مصنوعی نبوت کا کاروبار خالص جھوٹ ہی کے سہارے چلا کرتا ہے، چنانچہ مرزا غلام احمد کا بھی سب سے بڑا سہارا جھوٹ ہی تھا، وہ قرآن کی طرف عجیب و غریب انداز سے غلط سلط باتیں منسوب کیا کرتے تھے، یہاں اُن کے ایک نہایت مضحکہ خیز افتراء اور عبرتناک جھوٹ کا نمونہ پیش کیا جاتا ہے، قرآن کا حوالہ دیتے ہوئے مرزا صاحب نے لکھا کہ :-

"انصاف اور عقل اور تقویٰ سے سوچو کہ وہ پیش گوئی جو سورۂ تحریم میں تھی

یعنی یہ کہ اس اُمت میں بھی کوئی فرد مریم کہلائے گا اور مریم سے عیسیٰ بنایا جائے گا۔"

(کشتیٔ نوح ص۴۶)

مطلب مرزا صاحب کا یہ تھا کہ ان کی نسبت سورۂ تحریم میں یہ پیشین گوئی کی گئی ہے کہ وہ ایک ایسے مرد ہوں گے جو پہلے مریم کہلائیں گے اور پھر بعد میں مریم سے عیسیٰ بنا دیئے جائیں گے، کس قدر شوقیانہ مضمون ہے جو مرزا جی نے قرآن شریف کی طرف منسوب کر کے بیان کیا ہے؟؟؟

یہاں وہ آیت نقل کی جاتی ہے جس کا حوالہ دیکر مرزا صاحب نے یہ مضحکہ خیز مضمون گڑھا تھا ارشاد فرمایا گیا ہے :-

وَمريمَ ابنتَ عمران التی احصَنَتْ	اور مریم بنت عمران جس نے اپنی عصمت
فرجها فنفخنا فيه من روحنا	کی حفاظت کی پھر ہم نے پھونک دی
وَصَدَّقَتْ بِكلماتِ رَبِّهَا	اس میں اپنی طرف سے ایک جان اور
وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِيْنَ٥	اُس نے تصدیق کی اپنے رب کے کلمات کی اور
(پارہ ۲۸ سورۂ تحریم آخری آیت)	اس کی کتابوں کی اور تھی وہ فرمانبرداروں میں۔

آیت اور اس کے ترجمہ کو ایک بار پھر پڑھ لیجئے، آپ دیکھ رہے ہیں کہ اس آیت میں نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام آیا ہے، نہ اس اُمت کا آیت میں کوئی ذکر ہے اور نہ اس میں کسی ایسے عجیب الخلقت آدمی ہی کا تذکرہ ہے جو مرد ہونے کے باوجود پہلے مریم کہلائے گا، اور پھر بعد میں مریم سے عیسیٰ بنا دیا جائے گا ـــــ بلکہ اس میں ذکر ہے اُن حضرت مریم صدیقہ رضی اللہ عنہا کا جو حضرت عمران کی صاحبزادی تھیں۔ اور وہ بھی اس سیاق میں کہ اللہ تعالیٰ نے دو عورتوں کو اہل ایمان کے لئے مثالی شخصیتیں قرار دیا ہے۔ ایک فرعون کی بیوی آسیہ اور دوسری عمران کی بیٹی مریم...... اب آپ خود فیصلہ کیجئے مرزا غلام احمد ولد غلام مرتضیٰ صاحب کے بارے میں جو فرماتے ہیں کہ اس آیت میں خود اُن کا تذکرہ ہے بایں طور کہ اس میں پیشین گوئی ہے کہ اِس اُمت میں ایک شخص ہوگا جو پہلے مریم کہلائے گا اور بعد میں عیسیٰ بنا دیا جائے گا جو وہ خود ہیں ـــــ ان سب باتوں کے ہوتے ہوئے بھی قادیانیت کو

ایک سنجیدہ علمی مطالعہ کا موضوع جو لوگ سمجھتے ہیں مجھے ان کی فہم پر حیرت ہے۔

صرف نبوت نہیں بلکہ انبیاء سابقین پر برتری کا دعویٰ بھی

مرزا صاحب نے محض نبوت کا دعویٰ ہی نہیں کیا بلکہ اس سے آگے بڑھ کر انھوں نے انبیاء علیہم السلام پر اپنی برتری کی ڈینگیں بھی ہانکیں، اور ساتھ ہی انبیاء کرام کی توہین بھی کی، مثلاً حضرت یوسف علیہ السلام پر اپنی برتری جتاتے ہوئے انھوں نے لکھا:۔

"پس اس اُمت کا یوسف یعنی یہ عاجز، اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے، کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا، مگر یوسف ابن یعقوب قید میں ڈالا گیا۔"

(براہین احمدیہ جلد ۵ ص۷۶)

ایک دوسری جگہ حضرت مسیح علیہ السلام پر اپنی برتری کی ڈینگ ہانکتے ہوئے مرزا صاحب نے لکھا:۔

"خدا نے اس اُمت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اُس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بڑھ کر ہے اور اُس نے اِس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔" (دافع البلاء ص۱۳)

آگے چل کر مزید لکھا ہے کہ:۔

"ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اُس سے بہتر غلام احمد ہے۔"

یہ الفاظ لکھ کر جو توہین اللہ کے رسول کی مرزا جی نے کی ہے، ہر مسلمان اس کی اذیت اپنے دل میں محسوس کرے گا۔

پھر اپنے اس شعر کی کوئی ایسی تاویل کرنے کے بجائے جس سے ظاہر ہوتا کہ مرزا واقعی حضرت مسیح علیہ السلام پر اپنی برتری نہیں جتا رہے ہیں بلکہ محض شاعری کی ترنگ میں یہ شعر کہہ گذرے ہیں، صاف لکھتے ہیں کہ:۔

"یہ باتیں شاعرانہ نہیں واقعی ہیں اور اگر تجربہ کی رُو سے خدا کی تائید ابن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہوئی تو میں جھوٹا ہوں۔" (دافع البلاء ص۲۰ و ۲۱)

نیز انتہائی جھنجلاہٹ اور چڑچڑے پن کے انداز میں مرزا جی نے لن ترانی ہانکی کہ :۔

"جب کہ میں نے یہ ثابت کر دیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو گیا ہے' اور آنے والا مسیح میں ہوں، تو اسی صورت میں جو شخص پہلے مسیح کو افضل سمجھتا ہے اس کو نصوص حدیثیہ اور قرآنیہ سے ثابت کرنا چاہئے کہ آنے والا مسیح کچھ چیز نہیں، نہ نبی کہلا سکتا ہے' نہ حَکَم، جو کچھ ہے پہلا ہے"۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۵۵)

ایک مومن کے نقطۂ نظر سے تو مرزا صاحب کے مندرجہ بالا بیانات ہی ان کو بے دین بلکہ دشمن عقیدہ ایمان ثابت کرنے کے لئے بالکل کافی ہیں لیکن انبیاء علیہم السلام کی مقدس ہستیوں کی آبرو پر جو ناپاک حملے مرزا جی کیا کرتے تھے' ان کی سنگینی کا اندازہ کرانے کے لئے مذکورہ عبارات بھی بالکل ناکافی ہیں' اس کام کے لئے ہم دل پر جبر کر کے ان کی دو تین عبارتیں مزید نقل کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ "نقل کفر کفر نباشد"۔

حضرت مسیح علیہ السلام کی عزت و آبرو پر حملہ کرتے ہوئے مرزا جی نے لکھا :۔

"یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا اس کا سبب تو یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے' شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے' مگر اے مسلمانو! تمہارے نبی تو ہر ایک نشہ سے پاک اور معصوم تھے"۔ (کشتیٔ نوح ص۶۵ حاشیہ)

دوسری جگہ مرزا نے لکھا :۔

"ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس کیلئے افیون مفید ہوتی ہے' پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے' میں نے جواب دیا کہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی لیکن اگر میں ذیابیطس کیلئے افیون کھانے کی عادت کر لوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح شرابی تھا اور دوسرا افیونی"۔ (نسیم دعوت ص۶۹ طبع قادیان۔ دسمبر ۱۹۳۶ء)

اور اب مرزا کی انتہائی ملعون فطرت کو پوری طرح جاننے کے لئے زہر میں بجھی ہوئی انکی یہ عبارت بھی

دل پر جبر کر کے پڑھ لیجئے، لکھتے ہیں :۔

"مسیح کی راست بازی اپنے زمانے میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوئی بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا، اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی ناپاک کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا، یا ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اسکے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اسکی خدمت کرتی تھی، اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا، کیونکہ ایسے قصّے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔" (دافع البلاء ملخص)

کسی فرقہ یا جماعت سے کتنا بھی شدید اختلاف کیوں نہ ہو، لیکن اسکے پیشوا کو ناشائستہ القاب سے یاد نہیں کیا جانا چاہیئے، اس اصول سے کسے انکار ہو سکتا ہے، لیکن ہر قاعدے اور اصول کی طرح جماعتوں کے قائدین کو رعایت دینے کی بھی کوئی حد ہونی چاہیئے، مرزا جی اپنے باطنی خبث کا مظاہرہ کرتے ہوئے اللہ کے مقدس رسول کی آبرو پر یہاں تک حملہ کر گذریں کہ وہ شراب پیتے تھے، فاحشہ عورتوں کی حرام کمائی کے مال سے خریدا گیا عطر خود انھیں فاحشہ عورتوں کے ہاتھوں سے اپنے سر پر ملواتے تھے، اور یہ عورتیں ان کے بدن کو اپنے سر کے بالوں اور ہاتھوں سے چھوا کرتی تھیں۔ اور نوجوان بے تعلق عورتیں ان کی خدمت کیا کرتی تھیں۔

اللہ کے رسول کی بابت یہ ریمارک اس درجہ کی شیطنت ہے کہ اس کے بعد مرزا اس کے مستحق نہیں رہتے کہ انھیں اپنے زمانہ کا سب سے بڑا شیطان نہ سمجھا جائے۔

آخر میں ایک بار پھر عرض کیا جاتا ہے کہ مرزا کے سخت گستاخانہ بیانات اور خاص طور سے آخری تین بیانات ہرگز اس لائق نہ تھے کہ انھیں نقل کیا جاتا، لیکن معاملہ کی نوعیت یہ ہے کہ قادیانی مبلّغین نہایت خاموشی کے ساتھ مسلمانوں میں گھس گھس کر اُن کے دین و ایمان کو تاراج کر رہے ہیں اور ادھر اکثر و بیشتر مسلمان قادیانیت کی اصلیت سے بالکل بے خبر نظر آتے ہیں اور ان میں کے بعض لوگ اپنی بے خبری کے باعث قادیانیوں کا شکار ہو جاتے ہیں،

اسی لئے ضروری سمجھا گیا کہ مرزا غلام احمد کی اصلیت سے بے خبر مسلمانوں کو واقف کرایا جائے، اور اسی لئے دل پر جبر کر کے شیطنت سے لبریز اُن کے یہ رکیک بیانات بھی نقل کئے گئے۔

مرزا کے اِن بیانات سے واقف ہونے کے بعد مسلمان سوچیں کہ جو آدمی جھوٹ بولنے اور انبیاء کرام کی مقدس ہستیوں کی آبرو پر حملہ کرنے میں اس درجہ بے باک ہو وہ نبی و مہدی و مجدّد تو دور کی بات ہے، ادنیٰ درجہ کا مسلمان بلکہ کسی معمولی درجہ کا شریف آدمی بھی سمجھا جاسکتا ہے؟ اور اگر ان شنیع حرکات کے بعد بھی آدمی کا تعلق اسلام یا شرافت سے باقی فرض کیا جاسکتا ہے تو پھر کفر، رذالت اور بازاریت کس چیز کو کہا جائے گا؟!

(بشکریہ ماہنامہ الفرقان، لکھنؤ فروری، مارچ ۱۹۹۴ء)

☆

بخاری اکیڈمی ملتان کی اہم مطبوعات

صاحب طرز ادیب، مفکر احرار چودھری افضل حق کی خود نوشت سوانح

میرا افسانہ

قیمت:۔/۱۰۱ روپے

رعائتی قیمت:۔/۶۰ روپے، ڈاک خرچ:۔/۱۰ روپے

تحقیق کی دنیا میں علماء اور دانشوروں سے داد و تحسین وصول کرنے والی اہم، تاریخی اور تہلکہ خیز کتاب

واقعہ کربلا اور اس کا پس منظر

ایک نئے مطالعے کی روشنی میں

بے پناہ اضافوں کے ساتھ دوسرا اور نیا ایڈیشن

مصنف: مولانا عتیق الرحمن سنبھلی — قیمت:

مقدمہ: حضرت مولانا محمد منظور نعمانی — ۔/۱۵۰ روپے

مفکر احرار چودھری افضل حق کی تین شاہکار کتابوں کا مجموعہ

دیہاتی رومان
معشوقۂ پنجاب
شعور

قیمت:۔/۳۵ روپے

عظیم مجاہد آزادی، فدائے احرار

مولانا محمد گل شیر شہید

• سوانح • افکار • خدمات

مؤلف: محمد عمر فاروق۔ صفحات ۴۰۴۔ قیمت:۔/۱۵۰ روپے

بخاری اکیڈمی، دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان۔ فون: ۵۱۱۹۶۱